السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گلاسکو سے الطاف حسین لکھتے ہیں

اگر کسی آدمی کے گھر اللہ تعالیٰ پے درپے بچے عطا کردے اور وہ ضرورت محسوس کرتا ہے کہ دو تین سال کے لئے پرہیز کرے۔ کیا یہ جائز ہے؟ اس کا مقصد اولاد ختم کرنا نہیں بلکہ کچھ عرصے کے لئے پرہیز کرنا چاہتا ہے۔ (۱)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بچوں کی پیدائش میں وقفہ یا کچھ عرصے کے لئے پرہیز کے سلسلے میں آپ نے جو دریافت کیا ہے تو مخصوص حالات اور ضروریات کے تحت کوئی شخص انفرادی طور پر اسے اختیار کرسکتا ہے اور شریعت میں اس کی کوئی ممانعت نہیں۔

مثلاً بیوی بیمار ہے اور مزید حمل کی صورت میں اسکے زیادہ بیمار ہونے کا خطرہ ہے۔ والدین کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ وہ زیادہ بچوں کی تعلیم و تربیت کی اہلیت نہیں رکھتے یا تھوڑے تھوڑے وقفوں سے زیادہ بچوں کی پیدائش خود بچوں کی صحت پر بھی اثرانداز ہوتی ہے تو ایسی صورت میں والدین باہمی رضامندی سے جائز طریقے سے عارضی پرہیز کرسکتے ہیں۔

مگر نسل کو محدود کرنے کے خیال سے کہ زیادہ ہوگئے تو کھائیں گے کہاں سے کمائیں گے کیسے یا محض فیشن و تقلید کے طور پر ایک دو بچوں کے بعد آپریشن کروادینا اور مسلم نسل کے بڑھنے کا سلسلہ منقطع کردینا یہ جائز نہیں اور نہ ہی کسی حکومت کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ آبادی پر کنٹرول کرنے کے لئے نسل کی تحدید کے قوانین بنائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص539

محدث فتویٰ